السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کی کیا تفسیر ہے؟

وَلَا تَشۡتَرُواْ بِـَٔايَٰتِي ثَمَنٗا قَلِيلٗا وَإِيَّٰيَ فَٱتَّقُونِ ٤١ ... سورة البقرة

''اور میری آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ فروخت کرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ بعض لوگ، جن کو اللہ تعالیٰ نے آیات کا علم دیا ہوتا ہے، وہ ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیتے ہیں۔ یعنی دنیا کی خاطر اللہ کے دین کو چھوڑدیتے ہیں یا دنیا کی خاطر اپنے جاہ و منصب کو تو باقی رکھنا چاہتے ہیں مگر اللہ کے دین کو ترک کردیتے ہیں مثلاً ایک عالم کو یہ تو علم ہوتا ہے کہ یہ چیز حرام ہے مگر وہ اسے حرام نہیں کہتا کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ لوگ اس سے دور ہوجائیں گے اور کہیں گے کہ یہ تشدد سے کام لیتا ہے۔ یا وہ ڈرتا ہے کہ حرام کا فتویٰ دینے سے بادشاہ اس کی تنخواہ کم کردے گا، یا اسے اس کے منصب سے معزول کردے گا، لہٰذا اس خطرہ کی وجہ سے وہ حرام کو بھی حلال قرار دینے لگ جاتا ہے۔ تاکہ عوام میں اپنی مقبولیت کو برقرار رکھ سکے یا بادشاہ کے عطا کردہ منصب پر فائز رہ سکے۔ بہرحال اس آیت کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ کچھ لوگ امور دنیا کی خاطر اللہ کے دین کو چھوڑدیتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص100

محدث فتویٰ